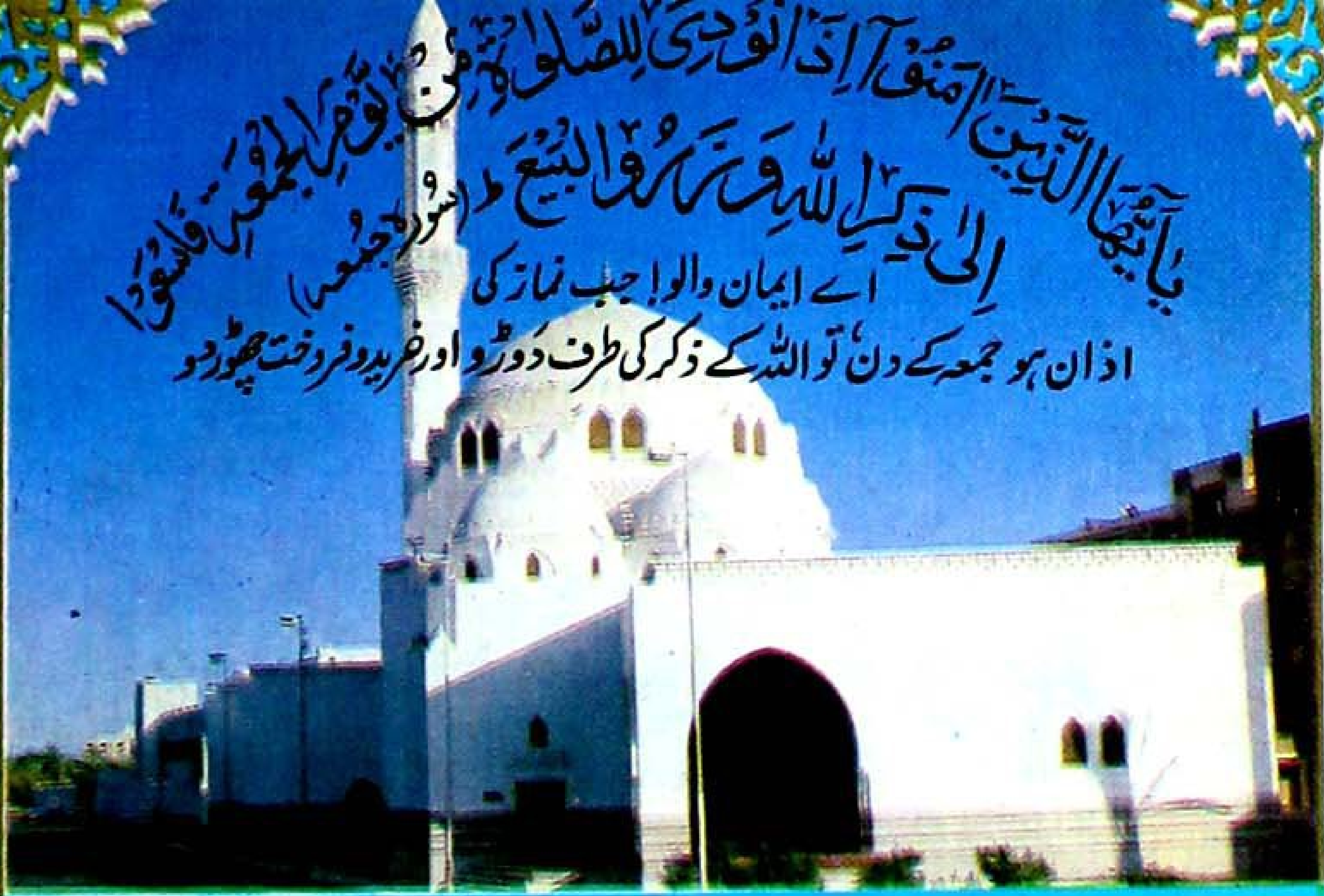

مدینہ منورہ میں مسجد جمعہ

Marfat.com

Marfat.com

سیّدالانبیاء ﷺ کے غُلاموں کا سیّدالایّام

مؤلف: ڈاکٹر مُحمّد یُونس اکبر

Marfat.com

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَر
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

نذرِ عقیدت

دستورِ زمانہ کے مطابق مصنف اپنی تصنیف و
تالیف کو اپنے کسی محسن کے نام منسوب کرکے اپنی
فرطِ محبت اور دلی عقیدت کا اظہار کرتا ہے مگر یہ عاصی
اور ناچیز انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ
بارگاہِ رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کرکے شفاعت و
نجات کا طلب گار ہوتا
ہے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

درُود وسلام

بحضور سرورِ کونین رحمتِ دو عالم

بیان ہو نہ سکی تمام عالم سے تیری شان
پڑھ رہے ہیں عرش و فرش پہ سب تجھ پر درود سلام

سدا اُٹھ رہی ہیں گنبدِ خضریٰ سے رحمت کی گھٹائیں
پرند بھی پڑھ رہے ہیں ہر سُو جھوم جھوم کر تجھ پر درود سلام

اَن گنت ملائکہ بھی ہیں تیرے در کے دربان
علی الصبح شبنم بھی کہہ رہی تجھ پر درود و سلام

یَاۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ یَاۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ہے تیری شان
عرشِ عظیم پہ کیا پیغمبروں نے تجھ پر درود و سلام

تیرے بن کب ہوتا ہے کسی کا مکمل ایمان
نہ کہے جب تک دل و جان سے تجھ پر درود سلام

تُو ہی تو ہے دینِ اسلام کی رُوح و جان
رَبّ نے خود فرمایا کہ مومن کہے تجھ پر درود و سلام

فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اللہ کا ہے یہ فرمان
مومن سدا کہہ حبیب خدا سلطانِ دوجہاں تجھ پر درود سلام

Marfat.com

نہ لاسکے حضرت موسیٰ تیری تجلی کی جب تاب
شاہِ انبیاء تیرے رُوبرو کی ساعت پہ تجھ پر درود و سلام

سات پردوں میں بھی چھپ نہ سکا تیرا نورِ حُسن
شمس و قمر، فلک کے ستاروں نے سرِ خم کیا تجھ پر درود و سلام

وُہی تو ہیں ابتدا اور آخر انتہا بھی وُہی ہیں
نہ ہے کوئی مثل تیری حبیبِ خُدا تجھ پر درود و سلام

ہر طرف فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہر زمانے میں
بارانِ رحمت برس رہی ہے اے رحمۃ للعالمین تجھ پر درود و سلام

تیری محبت میں جو تڑپے بِن دوا و دُعا راحت پا گئے
تیرے دیوانوں نے جان فدا کرتے ہوئے بھی کہا تجھ پر درود و سلام

شاہ و گدا سبھی ہیں تیرے در کے سوالی
روتے ہیں دَر پہ دامن پھیلائے شاہِ سخاوت تجھ پر درود و سلام

ہر بات رہی تیری حق و صداقت کی نشانی
کفر کے اندھیروں میں روشن نورِ مشعل تجھ پر درود و سلام

ہے اگر چھپا عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سینے میں
پھر قلب کی ٹِک ٹِک ہی کہہ رہی ہو گی یا رسول اللہ تجھ پر درود و سلام

درود پڑھتے ہیں وہ بھی جن کو تمام عالم کی پرواہ نہیں
دیکھو! جہان والو! ہر سمت صدا ہے محمد رسول اللہ تجھ پر درود و سلام

یونس الیو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ آگاہی

مومن اُٹھ سحر کی فضاؤں سے دامن کو سجالے

آج وقت ہے کل کے پچھتاوے سے بچالے

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

تمام حمد و ثنا اُس ذاتِ اقدس کی جس کی بادشاہت ارض و سما میں ہے، جس کا حکم کن فیکون ہے اور درود و سلام اُس نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وسیلہ نجات اور قبولیت دُعا بارگاہِ الٰہی ہیں

امابعد! اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم و رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاص فضل و کرم سے مبعوث فرما کر کائنات پر اپنا احسانِ عظیم فرمایا اور اُن کو مقام محمود پر فائز کر کے اُن کے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ بلند فرمایا اور اپنے محبوب کو ورفعنا لک ذکرک سے نوازا۔

ذکر اللہ نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر

دونوں نام ہیں نقطے کے بغیر

Marfat.com

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات وحی الٰہی ہوتی ہے۔

وَمَا ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ہ

جس کی نظیر ارض وسما میں نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی مشن تھا، دعوتِ الی اللہ

اس دعوت حق میں ہی حیات مومن ہے، خواہشات نفس کی حیات کی بجائے خالق کی رضا پر زندگی کا انحصار ہے اور دارومدار مادہ پرستی، نفس پرستی اور اغیار کی کوشش وسعی نے مُسلمان سے اس حقیقت کو ختم کر دیا ہے اور آج مُسلمان اغیار کی گود میں سکونِ قلب محسوس کر رہا ہے جس کی بنا پر دعوتِ حق کا جذبہ بھی دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے اور اُس کی محبت پروان چڑھ رہی ہے اور اُس کی محبت میں مبتلا ہو کر عقبیٰ کو برباد کیا جا رہا ہے محبّت وعشقِ مصطفےٰ سے (صلی اللہ علیہ وسلم) سینے خالی اور شکم بھرے ہوئے ہیں، صرف ظاہری مذہبیت کا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ اور وہ بھی تھے جن کے قلب میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن رنگ و بُو سے لبریز تھے اور محبت مصطفےٰ میں عرش تا فرش روشن دکھائی دیتا تھا۔

کیا عشق تھا جس نے جنت دکھلائی بلالؓ کو
آہٹ سُنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھر بلایا بلالؓ کو

عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مومن کی حقیقی حیاتِ جاوداں ہے اِس سے بے خبری حقیقت میں موت اور من فی القبور ہے، وہ شب و روز کی مقدس گھڑیاں لافانی اور ابدی ہیں جو ذکرِ الٰہی اور درود وسلام میں بسر ہوں،

Marfat.com

الٰہی محبت مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں میری شمع حیات گُل ہو جائے
اُٹھوں تو ساقیِ حوضِ کوثر کے جام سے وضو ہو جائے

آج بھی محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کی شمع روشن ہو سکتی ہے

دین اسلام سے محبت اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ دلوں میں موجود ہو

اِس کتاب کا حقیقی مقصد اور مُدعا تو یہ ہے کہ مادہ پرستی۔ خواہش نفس اور دُنیاوی زندگی پر فدا ہونے کی بجائے دعوتِ حق اور محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دامن لبریز ہو اور حیات و ممات کے قوانین کا مکمل نقشہ اپنی نگاہوں کے سامنے ہو، جب تک مسلمان میں یہ حقیقت نقش تھی، اغیار خوف کے مارے کانپتے تھے اور درود و سلام ہی مومن کا وہ ہتھیار رہے جس کی بنا پر کامیابی اور کامرانی نے قدم بوسی کرتی رہی، علاوہ ازیں درود و سلام میں دعاؤں کی قبولیت کی گارنٹی اور شورٹی بانڈ ہے۔ دعائیں اس کے بغیر زمین و آسمان میں معلق رہتی ہیں۔ آخر میں رب کریم سے دُعا ہے کہ ہم پر اپنا رحم فرمائے، اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سیئات کا کفارہ بنائے اور طالبِ دُعا کو اپنی محبت اور پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور چاہت میں رکھے، اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم پر اپنا رحم فرمائے۔ وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

آخر میں احباب سے عرض ہے کہ کتاب ہذا میں نقائص اور خامیوں کی نشاندہی فرمائیں اور قیمتی مشوروں سے براہ کرم رہنمائی فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی

Marfat.com

تصحیح کی جائے، اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○

یہ کتاب ہم مسلمین عام کی خدمت میں تحفہ پیش کر رہے ہیں، خدا کرے کہ یہ کتاب ہم سب کی بھلائی اور نجات اُخروی کا باعث بن جائے۔

جو حضرات اس کتاب کو اللہ کی رضا اور اپنے اعزہ کے ایصالِ ثواب کے لئے چھپوا کر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں وُہ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

خاکپائے رحمۃ للعالمین

الداعی الی الخیر: احقر محمد یونس اکبر

پوسٹ بکس ۲۵۷۷ جی پی او، لاہور (پنجاب پاکستان)

۱۵ ربیع الاوّل ۱۴۱۹ھ

۹ جولائی ۱۹۹۸ء

قارئین کرام سے عاجزانہ التماس ہے کہ کتاب ہذا سے بعد از استفادہ بندۂ ناچیز اور تمام اہلِ ایمان کو دعائے خیر میں یاد فرمائیں۔ مؤلف

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ	نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱	درود وسلام	۳	۲۰	پابندیٔ وقت	۳۱
۲	حرفِ آگاہی	۵	۲۱	اعتدال پسندی	۳۱
۳	کائنات کی صلوٰۃ و تسبیح	۱۱	۲۲	تباہی بوجہ غفلت	۳۲
۴	کائنات کی صلوٰۃ و تسبیح کی شہادت	۱۵	۲۳	با نماز جماعت کی ادائیگی کا حکم	۳۲
۵	کائنات کے سربسجود ہونے کی شہادت	۱۵	۲۴	مسلمان کا حقیقی نقشہ	۳۳
۶	پتھروں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درود وسلام	۱۷	۲۵	طہارت اور وضو کی حقیقت	۳۳
۷	رحمۃ اللعالمین کی شہادت بابت اعمال	۱۸	۲۶	اوقاتِ پنجگانہ اور فرشتوں کی حاضری کا ثبوت	۳۵
۸	کائنات میں انسان کی حیثیت	۲۰	۲۷	نماز جمعہ کی اصل حقیقت	۳۶
۹	انسانوں کے گردوپیش	۲۱	۲۸	داعی اسلام اور رحمت دو عالم کا پہلا جمعۃ المبارک	۳۷
۱۰	کافر اور مومن کی شہادت	۱۲	۲۹	نماز جمعہ کا وقت	۳۷
۱۱	دوستی کی حقیقت	۲۲		جمعۃ المبارک کی اذان	۳۹
۱۲	منصبِ خلافت	۲۳	۳۰	نماز جمعہ کا خطبہ	۴۰
۱۳	اللہ تعالیٰ مومنین پر احسان جتاتے ہیں	۲۳	۳۱	نماز جمعہ اور مساجد	۴۰
۱۴	محبت حیات ہے۔	۲۵	۳۲	احادیث مبارکہ سے مساجد کی عظمت و آداب	۴۱
۱۵	قرآن پاک اور نماز	۲۷	۳۳	ساعت مبارکہ جمعۃ المبارک	۴۲
۱۶	قربِ الٰہی وسیلہ اطاعتِ مصطفیٰ	۲۸	۳۴	جمعہ نہ پڑھنے کی بنا پر گھروں کو آگ لگانا	۴۳
۱۷	نماز جمعۃ المبارک کی فضیلت	۲۹	۳۵	غسل کی فضیلت اور خطبہ کے آداب	۴۳
۱۸	جمعۃ المبارک کے وقت کاروبار کی مذمت	۲۹	۳۶	نماز جمعہ کے لئے پہلے آنے والے کا	۴۴
۱۹	اطاعتِ مخلصانہ	۳۰			

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	فرشتوں کے پاس اندراج اور قربانی کا ثواب	
۳۷	ترکِ جمعہ کی بناء پر دل پر مُہر لگنا	۴۴
۳۸	خاموشی عبادت ہے	۴۶
۳۹	باجماعت نماز کی فضیلت	۴۷
۴۰	عورت کا خاوند سے اجازت لینا	۴۷
۴۱	عورت مسجد میں آنے کے لئے خوشبو نہ لگائے	۴۸
۴۲	یوم جمعۃ المبارک کی فضیلت	۴۸
۴۳	یوم جمعۃ المبارک کے دن درود وسلام کی حقیقت	۴۹
۴۴	سیدالانبیا کو سیدالایام میں درود وسلام کی فضیلت اور فرشتوں کی گواہی	۵۰
۴۵	جمعہ کے روز درود وسلام کی کثرت	۵۱
۴۶	دُنیا و آخرت کی زندگی میں فرشتوں کی دوستی کا ثبوت	۵۱
۴۷	جمعہ کے روز درود وسلام کا پیش ہونا	۵۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۸	قرب کی حقیقت	۵۵
۴۹	درود وسلام دُعا کی قبولیت کا وسیلہ ہے	
۵۰	جمعہ کے دن درود وسلام کی بناء پر حاجات پوری ہوتی ہیں۔	۵۶
۵۱	سفری ملائکہ	۵۶
۵۲	فرشتے انسان کے عمل کو محفوظ کرتے ہیں	۵۷
۵۳	درود وسلام دربارِ الٰہی کا تحفہ ہے	۵۸
۵۴	درود وسلام نور ہے	۵۸
۵۵	درود وسلام گناہوں کے خاتمہ کا وسیلہ ہے	۵۹
۵۶	نمازِ تہجد اور شبِ جمعہ	۶۰
۵۷	شبِ جمعہ کو موت کی حقیقت	۶۹
۵۸	شبِ عاشقاں	۷۰
۵۹	شب خیزی قربِ الٰہی ہے	۷۱
۶۰	دُعا کی قبولیت کا وسیلہ	۷۵
۶۱	حالتِ نفاس اور ذکر	۷۶
۶۲	درود وسلام اور عقلی و قلبی محبت کی حقیقت	۷۹

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

الٰہی ارض و سما میں حبیب تو ہے
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کبریا پہ درود و سلام عام ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ الْمُطَهَّرِیْنَ ○

الٰہی تیری رحمت کا کوئی کنارہ ہی نہیں
تیرے بن کسی کا کوئی سہارا ہی نہیں

کائنات کی صلوٰۃ و تسبیح

جن و انس ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ صرف وہی ربّ ذوالجلال اور رب العالمین کی اطاعت و عبادت میں مصروف ہیں، بلکہ ارض و سما کی ہر چیز

Marfat.com

اپنے خالقِ و مالک کون و مکان کے حکم کی پابند ہے اور
اُس ہستی کن فیکون کی صلوٰۃ اور تسبیح میں مصروف و مشغول
ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہان کی ہر چیز کا رب ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ جس کی شہادت قرآن حکیم بھی بیان فرما رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم کا رب ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے رحمۃ للعالمین ہیں۔ یہ دونوں نام زمین و آسمان میں ایک دوسرے کے متوازی جا رہے ہیں جہاں ربّ العالمین ہے، وہاں رحمۃ للعالمین ہیں۔ ربّ العالمین کے فیض عام سے کائنات کا کوئی کونہ محروم نہیں ہے تو پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فیض عام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے ارض و سما کی ہر چیز تو کیا؟ وہ مخلوقات بھی جن کا ابھی وجود زمین و آسمان میں قیامت تک کیلئے ہونا ہے، وہ بھی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرۂ رحمت کے اندر داخل ہے، اگر کوئی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شک کرتا ہے تو پھر وہ صریحاً کتاب اللہ کی گواہی کا انکار کر رہا ہے اور کتاب اللہ کا انکار حقیقت میں رب العالمین کی وحدانیت یعنی وحدہٗ لاشریک ہونے سے انکار ہے۔

اسی طرح کلمہ طیبہ میں دونوں جزو
یعنی پہلا جزو (حصہ) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

Marfat.com

دوسرا جزو (حصہ) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

یہ دونوں جزو ایک دوسرے کے بالکل متوازی ہیں

مُسلمان ہونے کی سند اِن دونوں پر کامل یقین رکھنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

اذان کے اندر بھی یہی حقیقت مخفی ہے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اذان دی جائے اور پھر اُس کے اندر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں ہے تو اُس اذان کا کوئی وجود ہی نہ رہا۔

نماز کی حقیقت بھی صاف عیاں ہے۔ لاکھوں بار سورۃ فاتحہ پڑھ لی جائے اور قرآن حکیم کی تلاوت بھی کی جائے، رکوع و سجود بھی کیا جائے اور کوئی سلام پھیر کر فارغ ہو جائے تو پھر ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ یہ کوئی صلوٰۃ و نماز نہ ہے اس لئے یہ کہ اس میں (التحیات) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور درود ابراہیمی نہیں پڑھا گیا ہے اور یہ نماز درود و سلام کے بغیر نامکمل ہونے کی بناء پر کچھ نہ ہے، حالانکہ ربّ ذوالجلال کی حمد اور تسبیح کی کوئی کمی نہیں رہی ہے، اللہ جل شانہ، کی بارگاہِ ایزدی میں تو صرف اُس نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہے۔ جو درود و سلام سے مزیّن ہو۔ اس کے بغیر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

دیکھیں، غور فرمائیں! کہ جب مومنین کی صلوٰۃ درود و سلام کے بغیر مکمل ہوتی ہی نہیں ہے تو پھر یہ ایک اٹل حقیقت ہے

Marfat.com

کہ اس طرح کائنات کی ہر مخلوقات کی صلوٰۃ بھی درود و سلام

کے بغیر مکمل نہیں ہوتی ہے، ہر مخلوق اپنے حسبِ حال صلوٰۃ میں درود و سلام پڑھتی ہے۔ یہ حقیقت عیاں ہوگئی کہ سارے جہانوں میں رب العالمین کی حمد و تسبیح ہو رہی ہے تو اس طرح رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود و سلام بھی ہو رہا ہے۔

حقیقت کو تسلیم نہ کرنے والا آنکھوں سے اندھے کی مانند ہے جس کے لئے دن اور رات ایک سے ہوں۔ وُہ شمس و قمر کی روشنی سے کیا فائدہ حاصل کرے گا۔؟

اسی طرح بصیرت کے اندھوں کا بھی یہی حال ہے۔ کفّارِ مکّہ و منافقین مدینہ اور ابوجہل کفر و شرک کی تاریکی میں بھٹکتے رہے۔ سرکارِ مدینہ کے نورانی جلوے ہر طرف نمایاں رہے اور کائنات کی ہر چیز شہادت دیتی رہی، قدم قدم پر شجر و حجر الصّلوٰۃ و السّلام علیک یا رسول اللہ کہتے رہے، مگر وہ اس حقیقت سے بے خبر رہے۔ گویا کہ کائنات کی ہر چیز کے اندر قوتِ گویائی مخفی ہے اور وہ بھی اپنے ربّ کی صلوٰۃ و تسبیح کر رہی ہے۔ اِس حقیقت کی گواہی کتابِ مبین فرما رہی ہے۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

Marfat.com

کائنات کی صلوٰۃ و تسبیح کی شہادت

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۝ النور آیت ۴۱

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بے شک اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں، سارے آسمانوں والے اور زمین والے اور پرندے جو پَر پھیلائے اُڑ رہے ہیں۔ ہر ایک اپنی صلوٰۃ (یعنی نماز اور درود و سلام) اور تسبیح جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وُہ کرتے رہتے ہیں، یہ حقیقت صاف نظر آ رہی ہے کہ تمام مخلوق اُس کی صلوٰۃ اور پاکی بیان کر رہی ہے۔ گویا صلوٰۃ تمام مخلوق پر فرض ہے اور ہر مخلوق اس کی ادائیگی میں سر خم ہے، مگر ادائیگی کی صورت ایک دوسرے سے مختلف ہے اور ہر مخلوق اپنے حسبِ حال ادا کر رہی ہے۔

کائنات کے سر بسجود ہونے کی شہادت

کائنات کی تمام مخلوق ربِّ ذوالجلال کے حضور سجدہ ریز ہوتی ہے اور ہر مخلوق کا سر بسجود ہونا اُس کا اپنے حسبِ حال ہوتا ہے اور ہر ایک کا سجدہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے

Marfat.com

جس کی شہادت کتاب مبین فرما رہی ہے۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:۔

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (الرحمٰن آیت)

تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں (یعنی اُن کے سائے زمین بوس ہو جاتے ہیں)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (الحج)

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کر رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے، سورج و چاند ستارے، پہاڑ اور درخت، جانور اور بہت سے انسان بھی سجدہ کر رہے ہیں، اور بہت سے ایسے ہیں، جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو ذلیل کر دے اُس کو کوئی عزت دینے والا نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

کائنات کی ہر چیز اُس کی فرمانبردار ہے اور اس کی اطاعت گزار اور اُس کے حضور سر بسجود رہتی ہے، جس کی حقیقت عیاں ہے۔

له الدين واصبا۔ ارض و سما کی تمام مخلوق پر اطاعت لازم ہے

Marfat.com

حدیث مبارکہ بھی اس حقیقت کی عکاسی فرما رہی ہے

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الجبل ینادی یا فلان ھل مریک احد یذکر اللہ (الطبرانی) بحوالہ ضیاء القرآن ص۲۰۶ جلد سوم)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ایک پہاڑ دُوسرے پہاڑ سے پُوچھتا ہے کہ اے فلاں پہاڑ! کیا آج تیرے ہاں کسی ایسے بندے کا گزر ہُوا جو یادِ الٰہی میں مشغول تھا۔

پتھروں کا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو درود وسلام

سبحان اللہ! کیا شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ غور فرمائیں انسان تو کیا پتھر بھی درود وسلام عرض کرتے ہیں۔ مسلم شریف کی ایک حدیثِ مبارکہ ہے کہ جس میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کے پاس سے گذرتا تو وہ میری جناب میں درود وسلام پیش کرتے ہیں پتھروں کو جانتا ہُوں کہ جب میں اُن کے پاس سے گذرتا ہُوں تو وہ میری جناب میں درود وسلام پیش کرتے ہیں۔ (ضیاء القرآن ص۱۲۳ جلد سوم)

یہ حقیقت اب صاف عیاں ہے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق حمد و ثنا کر رہی ہے۔ نہ ہی ہم اُن کی تسبیح کو جانتے اور نہ ہی درود وسلام کو جانتے ہیں۔ اس کی شہادت آیتِ مقدسہ

Marfat.com

بیان فرما رہی ہے۔ وَ لٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ
مگر تم اُن کی تسبیح کو نہیں جانتے ہو۔ بنی اسرائیل ۴۴

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت بابت اعمال

ذرا غور کریں کہ اگر آج انسان کی ایجاد کی ہوئی چیز کی یہ حالت ہے کہ اُس سے چند لمحوں میں دوسروں کے ہزاروں میل کے حالات اور واقعات سے فوراً آگاہی ہو جاتی ہے اور پردہ سکرین پر ہر چیز آنکھوں کے رُوبرو نمایاں دکھائی دیتی ہے اور تمام حقائق سے باخبر ہو جاتے ہیں، گویا کہ چشم دید گواہ ہیں، یہ حقیقت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے اور اس سے انکار نہیں کر سکتے ہیں۔

اب ذرا موجدِ کائنات کی حقیقت پر غور فرمائیں کہ اُس ربّ العالمین نے اپنے حبیب کبریا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ میں کائنات کو تخلیق کیا۔ اس بناء پر تمام جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے مستفیض ہو رہے ہیں، گویا آپ کی موجودگی کی رحمت برس رہی ہے اور حدیثِ مبارکہ سے بھی یہ حقیقت ثابت ہے، انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور مٹی پر یہ بات حرام ہے کہ وُہ اُن کے اجسام کو کھائے۔ اب یہ حقیقت صاف ظاہر ہے کہ گواہی اور شہادت بھی وہی ہو سکتی ہے جو چشم دید ہو اور تمام

Marfat.com

حالات و واقعات کو مکمل طور پر دیکھا ہو، گویا شہادت کے لیے
موقع پر موجود ہونا بہت ضروری ہے، ورنہ کسی بھی قانون میں
شہادت کی کوئی اہمیت باقی نہ رہ جاتی۔ قیامت کے دن آپ صلی اللہ
علیہ اپنی امت کے گواہ ہوں گے اور آپ ان کے اعمال اور احوال سے
اچھی طرح باخبر ہیں گویا نورِ نبوت کے آئینہ میں پردہ کائنات عیاں ہے۔
اِس حقیقت کا ثبوت و گواہی قرآن و سُنّت سے صاف واضح ہے۔

لِتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ
شَهِيْدًا ہ (البقرہ آیت نمبر ۱۴۳)

تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہیں۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ہ (النساء آیت ۴۱)

پھر کیا حال ہو گا کہ جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے
اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اُن سب پر گواہ لائیں گے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط

اور جس دن ہم ہر ایک اُمت سے ایک گواہ اُن پر اُٹھائیں گے، جو
اُنہیں میں سے ہو گا اور ہم آپ کو اُن سب پر بطورِ گواہ لائیں گے۔

حدیث مبارکہ بابت شہادت

Marfat.com

حیاتی خیرلکم تحدثون و یحدث لکم و مماتی خیر لکم
تعرض علی اعمالکم فما رایت من خیر حمدت اللہ
علیہ تعالیٰ وما رایت من شرٍ استغفرتُ اللہ لکم

میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میرا یہاں سے وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے، تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اگر تمہاری کسی نیکی کو دیکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور تمہارے کسی گناہ کو دیکھتا ہوں تو تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔

(ضیاء القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۹۳)

کائنات میں انسان کی حیثیت

جب کائنات کی ہر چیز پر اُس کا حکم لاگو ہے اور وہ فرمانبرداری سے تعمیلِ حکم میں سرخم ہے اس لحاظ سے انسان بھی اس کائنات کا ایک افضل ترین نمائندہ اور رکن ہے (یعنی فی الارض خلیفۃ) جو کہ ایک خلیفہ کی حیثیت رکھتا ہے اس پر بھی اُس کے حکم کی اطاعت لازم اور واجب ہے انسان کو ربّ ذوالجلال کا بہت زیادہ شکرگزار اور احسان مند ہونا چاہیئے کہ اُس نے اُسے اپنی لامحدود نعمتوں سے نوازا ہے کہ جس کا کوئی شمار ہی نہیں ہے، جس کی شہادت قرآن حکیم دے رہا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر تم دونوں جن وانس اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (الرحمٰن آیت ۱۳)

Marfat.com

اے انسان غور و فکر کر اور حقیقت کائنات کو دیکھ کہ ربّ العالمین نے کس قدر اپنی عنایات تجھے عطا فرمائی ہوئی ہیں جس کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا ہے۔

انسانوں کے گروپس

اِنسان بھی دو گروپوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

ایک گروپ تو وہ ہے جو اس ارض و سما کی تخلیق کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا۔ بس کھانا، پینا اور شب و روز کو اپنی مرضی کے مطابق بسر کرنا اُن کا نصب العین ہے ایسے گروپ کی زندگی اور موت کی حقیقت کو آیتِ مقدسہ بھی عیاں فرما رہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

وَقَالُوا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا الدَّهْرُ (الجاثیہ آیت ۲۴)

اور وُہ کہتے ہیں، کوئی دوسری زندگی نہیں ہے سوائے ہماری زندگی کے۔ یہیں ہم نے مرنا اور جینا ہے ہم کو صرف زمانہ فنا کرتا ہے منکرِ آخرت ہی تو کافر ہیں۔

اور دوسرا گروپ وہ ہے جو اُس کی اطاعت اور عبادت کرتا ہے اور دائمی شکر گزار ہے۔

Marfat.com

کافر اور مومن کی شہادت

اس حقیقت کی نشان دہی آیتِ مقدسہ سے واضح بیان ہو رہی ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ (التغابن آیت ۲)

وُہی ہے جس نے تمُ کو پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی تُم میں سے مومن (ایمان والا) اور اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو۔

دوستی کی حقیقت

توحید و رسالت سے اطاعت و محبّت نہ رکھنے والوں کے تعلقات اُن ہی لوگوں کے ساتھ ہوں گے جو اُن جیسی عادات اور خصائل کے مالک ہوں گے۔ یہ مثل مشہور ہے ہم جنس دہم پرواز۔ گویا دُنیا پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور مُسلمانوں کا دوست صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کی شہادت کتابِ مُبین بیان فرما رہی ہے۔

وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝

(الجاثیہ آیت ۱۹) بے شک ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔

منصبِ خلافت

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ (النور آیت ۵۵) اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے وعدہ فرماتا ہے۔ جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے اللہ تعالیٰ ضرور اُن کو زمین میں منصبِ خلافت عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ مومنین پر احسان جتلاتا ہے

اللہ تعالیٰ کے مُسلمانوں (مومنین) پر لامتناہی احسانات ہیں، مگر اُس بابرکت ذاتِ الٰہی نے اپنے صرف ایک خاص الخاص احسان کو مومنوں کو جتلایا ہے کہ اُس نے سیّد المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین نبی کریم اور نبی مبین حضرت **محمد** مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ فرمانِ الٰہی ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۚ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (اٰل عمران آیت ۱۶۴)

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا۔ جو ایک رسول اُن میں اُنہی میں سے بھیجا۔ جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے اور

Marfat.com

اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ تو اس سے پہلے صریح گمراہ تھے۔

اللہ تبارک تعالیٰ کے اِس عظیم احسان کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے جو اُس نے ہمیں فیضانِ نبوت اور فیضانِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا ہے یہ تو صرف اُسی ذاتِ اقدس کا خاص فضل و کرم ہے کہ جس کو چاہے اپنے خاص فضل و رحمت سے نواز دے۔

۱۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے اُسے نواز دیتا ہے اور وہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (الحدید آیت ۲۱)

۲۔ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت خاص کرتا ہے۔ (آلِ عمران آیت ۷۴)

اللہ تعالیٰ کی مکمل رضا و منشا تو صرف اور صرف اطاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور غلامیِ حبیبِ خدا میں مخفی و پوشیدہ ہے اس لئے کہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ربّ ذوالجلال کے ہر حکم کا عملی نمونہ ہیں۔ نورِ الٰہی بھی اطاعتِ و عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہی عطا ہوتا ہے جس کی حقیقت آیت مقدسہ سے واضح ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ (النور آیت ۴۰)

Marfat.com

جس کو اللہ ہی نور نہ عطا فرمائے پھر اُس کے لئے کوئی نور نہیں۔

اِس حقیقت سے کوئی انکار ہی نہیں کر سکتا کہ خوشبو سات پردوں میں بھی نہیں چھپ سکتی ہے۔ جب گلوں کے ہار کی خوشبو کا یہ عالم ہے کہ اُس سے دل و دماغ تو کیا اُس سے آب و ہوا بھی معطّر ہو جاتی ہے غور فرمائیں کہ وہ مٹی بھی جہاں سے یہ رنگ و بُو نرم و نازک پتّیوں میں ہوتی ہے، وُہ بھی گُل بوسی کی بنا پر سدا خُوشبو سے پُر رہتی ہے۔ ایسے ہی اگر غلامیِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کا پٹہ گلے کا ہار ہو جائے تو پھر عشق بُوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر و باطن تو کیا یہ جہاں بھی معطر ہو جاتے ہیں۔

محبّت حیات ہے

محبت ایک لافانی حقیقت ہے جس کو ہمیشہ دوام حاصل رہتا ہے۔ اطاعت و محبّت و عشق مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت و محبّت و عشق ہوتا ہے اس کی شہادت قرآنِ حکیم سے صاف واضح ہو رہی ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

عاشق کے سینے میں جو نور ہوتا ہے اُس نوُر کو ربّ العزّت نے خود اُسے عطا فرمایا ہوتا ہے اور عاشق زندہ رہتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نوُر پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہو سکتی اور پھر وہ اِس اطاعت و محبّت کی بنا پر نور علی نور ہو جاتا ہے اس حقیقت کی عکاسی آیتِ مقدسہ

Marfat.com

سے بھی عیاں ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط

ہدایت دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے

سچے مومن کو تو قبر بھی خوش آمدید کہنے کے لئے اپنے دامن کو گلشن سے سجا لینی ہے۔

لبِ لباب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت اور صراطِ مُستقیم بھی اُن پرستاروں کو وقف کر دیتا ہے جن کا دامن اطاعت حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلّم کا عملی نمونہ ہو۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (النور آیت ۴۶)

اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مُستقیم پر لے آتا ہے۔

صراطِ مُستقیم پر ثابت قدمی صرف آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے دامن سے وابستہ ہے اس لئے کہ ہر حکم کی تعمیل کا آپ صلّی اللہ علیہ وسلم عملی نمونہ ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی تعلیم خود آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرمائی جس کا ثبوت و شہادت یہ ہے:۔

۱۔ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ (الرحمٰن آیت ۱-۲)

۲۔ سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی (الاعلیٰ آیت ۶)

Marfat.com

ہم خود آپ کو پڑھائیں گے۔ پس آپ اُسے نہ بھُولیں گے۔

صراطِ مستقیم تو صرف اطاعت اور عشقِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اِس کی شہادت تو قرآن حکیم بھی بیان فرما رہا ہے۔

وَمَنْ یطع الرَّسُوْل فقد اطاع اللہ

اَطِیْعُوا اللہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

قرآن پاک اور نماز

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نماز کی فرضیّت کا تاکیدی حکم فرمایا ہے اسی بنا پر اس کا حکم کئی مقامات پر ہے یہ صرف ایک آرڈر اور حکم ہے اب رہا کہ نماز کو کس طریقہ کار کے مطابق ادا کرنا ہے اس کا ذکر موجود نہ ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نماز کے حکم کو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ادا فرمایا اور پھر ادا کرنے کے طریقے کو عملی طور پر اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سکھلایا۔ اطاعت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے بغیر قربِ الٰہی بھی نہیں ہے۔ مومن تو پھر وہی ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عملی نمونہ ہیں۔

نماز مومن اور کافر کے درمیان تفریق پیدا کرتی ہے اور قربِ الٰہی کا وسیلہ بھی بنتی ہے۔ چنانچہ حدیثِ مبارکہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد

بندہ اپنے رب کے قریب اُس وقت سب سے زیادہ ہوتا ہے جب وُہ سجدے میں ہوتا ہے۔

قربِ الٰہی وسیلہ اطاعتِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

نماز کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ اِس حقیقت سے عیاں ہے تا کہ میدانِ جنگ میں سروں پر تلواروں کے لہراتے ہُوئے سائے میں بھی معاف نہ ہے (سوائے چند فطری مجبوری میں) عام حالات کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ نماز ایک ایسا متبرک عمل ہے کہ بندہ اپنے خالق و مالک سے ہم کلام ہوتا ہے اُس کے حضور میں سجدہ ریز ہوتا ہے۔ اپنا تن من حکم کی بجا آوری میں سرخم کر دیتا ہے۔ سجدہ میں قُربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے اور یہ صرف آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلے سے نصیب ہوتا ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت اور عمل میں ہی اللہ تعالیٰ کا قُرب مخفی ہے۔ اطاعت و عشقِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کے بغیر صبح و شام زمین پر لاکھوں سجدے کر لیں بالکل بے سُود ہیں۔ اُن کی قُربِ الٰہی میں کوئی شنوائی ہی نہیں ہے۔

اب اُس حقیقت کو بیان کیا جا رہا ہے جو اس کتاب کا اصل موضوع ہے

Marfat.com

نمازِ جمعۃ المبارک کی فرضیّت

نمازِ جمعۃ المبارک کی فرضیت قرآن و سُنّت اور اجماعِ اُمّت سے ثابت ہے جو شخص اس فرضِ عین کا منکر ہے، وُہ صریحاً کافر ہے اور وُہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ یہ ایک ایسا فرض ہے جو تنہا نہیں، بلکہ بروقت باجماعت ہی ادا ہوتا ہے، دیگر نمازیں بلاجماعت بھی ادا ہو سکتی ہیں اگر وقت کسی مجبوری کی بنا پر نکل جائے تو وہ قضا بھی ادا ہو سکتی ہیں۔ مگر نمازِ جمعہ کے فرض کی کوئی قضا ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ فرض کسی صورت بھی آپ قضا ادا نہیں کر سکتے

نمازِ جمعۃ المبارک ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے سوائے اِن لوگوں کے مثلاً غلام، عورت، بچے اور بیمار۔

جُمعۃ المبارک کے وقت کاروبار کی مذمّت

نمازِ جمعۃ المبارک کی اہمیّت اور فضیلت کی بابت ربّ ذوالجلال کا نورِ مبین میں فرمان ہے۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ

Marfat.com

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ

لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ (الجمعہ آیت ۹)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی اذان ہو جائے تو اللہ کی یاد کو دوڑو اور بیچنا و خریدنا چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم مبارک سے ہر چیز واضح اور نمایاں نظر آرہی ہے کہ اس کی فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کے لین دین کاروبار کو ختم کرنے کا حکم تاکیدی دیا گیا ہے کہ مخلص ہو کر بروقت اس فریضہ کی ادائیگی ہو، اللہ تعالیٰ کو تو وہ بندگی پسند ہے جو مخلص اطاعت کے ساتھ ہو اور بروقت ہو۔ جس کی حقیقت یوں واضح ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

اطاعتِ مُخلصانہ

وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ

مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ (الاعراف آیت ۲۹)

اور ہر نماز میں اپنا رُخ ٹھیک اللہ کی جانب رکھو اور مُخلصانہ اطاعت کے ساتھ اُس کو پکارو۔

Marfat.com

پابندیٔ وقت

وقت کی پابندی سے رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ الٰہی نصیب ہوتی ہے اور پابندی کی بنا پر ہی دربارِ الٰہی میں مسلمان کی عظمت ہے۔ یہ حقیقت آیتِ مقدسہ سے بھی واضح ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (النساء آیت ۱۰۳)

پس نماز قائم کرو بے شک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔

اعتدال پسندی

نماز کی ادائیگی میانہ روی سے ہونی چاہیئے کیونکہ اس میں نماز کی حقیقی رُوح مخفی ہے۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ (بنی اسرائیل آیت ۱۱۰)

اور اپنی نماز میں نہ تو زیادہ بلند اور نہ ہی زیادہ پست رہ۔ درمیانی طریقہ اختیار کر۔

Marfat.com

تباہی بوجہ غفلت

قبل ازیں حکمِ الٰہی سے یہ حقیقت صلوٰۃ جمعہ میں واضح ہوگئی ہے کہ ربّ ذوالجلال کو اس کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوئی غفلت نہ برداشت ہے۔

جو لوگ اپنی نماز میں غفلت اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو پھر اُن کے لئے سوائے بربادی اور تباہی کے کچھ حاصل نہ ہوگا جس کی حقیقت نمایاں ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ (الماعون آیت ۴۔۵)

پس ایسے نمازیوں کے لیۓ خرابی ہے جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔

باجماعت نماز کی ادائیگی کا حکم

چونکہ صلوٰۃ جمعہ صرف اور صرف باجماعت ہی ادا ہوتی ہے اور اس کی فضیلت جماعت کی بناء پر ہی حاصل ہوسکتی ہے تنہا اسلام میں اس نماز کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ نمازِ جمعہ و دیگر ہر نماز باجماعت ادا کرنے کی شہادت آیتِ مقدسہ سے بھی صاف عیاں

Marfat.com

ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴۳)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کیساتھ

مُسلمانی کا حقیقی نقشہ

مومن اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری میں بسر کرتا ہے اور اپنا مرنا جینا بھی خدا کی رضا کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ مُسلمان کی زندگی کی تصویر کشی آیتِ مقدسہ سے بھی یُوں واضح ہو رہی ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت ان کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (الانعام آیت ۱۶۲)

طہارت اور وضو کی حقیقت

نماز کی ادائیگی کے لئے ظاہر و باطن کی پاکیزگی شرعاً لازم ہے اور طہارت اور وضو بنیادی شرط ہے۔ نماز ہی تو ایک ایسا عمل متبرک ہے جس کی وجہ سے انسان بارگاہِ ایزدی میں حاضر اور سجدہ ریز

Marfat.com

ہوتا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس کی حقیقت صاف اور واضح بیان ہو رہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ (المائدہ ۶)

اے ایمان والو! جب تم وضو اور نماز ادا کرنے کے لیے آؤ تو پہلے اپنے چہرے اور اپنے بازو کہنیوں تک دھولو اور مسح اپنے سروں پر کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو، اور اگر ہو تم جُنبی تو (سارا بدن) پاک کر لو۔ اور اگر تم سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے بعد آئے یا صُحبت کی ہو تم نے عورتوں سے، تو اگر تُم پانی نہ پاؤ تو پھر تیمّم پاک مٹی سے کرو، یعنی مسح کرو اپنے چہروں اور بازوؤں پر اس سے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تمہیں کچھ تنگی ہو۔ وُہ تو یہ چاہتا ہے کہ خُوب پاک صاف کرے اور اپنی نعمت تُم پر پُوری کرے۔ تاکہ تُم شکر ادا کرتے رہو۔

Marfat.com

اوقاتِ پنجگانہ اور فرشتوں کی حاضری کا ثبوت

یہ ایک مسلّمہ حقیقت کتاب وسُنّت سے ثابت ہے کہ ملائکہ ہر وقت انسان کے ساتھ موجود رہتے ہیں اور اُس کے ہر قول وفعل کو ضبطِ تحریر میں لے آتے ہیں، مگر وُہ انسانی آنکھ سے اوجھل ہیں ملائکہ خطبہ جمعہ اور تلاوت قرآن پاک سُنتے ہیں جس کی شہادت قرآن پاک سے صاف عیاں ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۔ بنی اسرائیل آیت ۷۸

آپ زوال آفتاب سے رات کے اندھیرے تک ظُہر، عصر، مغرب عشار کی نماز قائم کریں اور صبح کی نماز میں تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کریں، کیونکہ فجر کی نماز میں تلاوت پر فرشتے گواہ بنتے ہیں۔

۲۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ (طٰہٰ آیت ۱۳۰)

اور اپنے رَبّ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کریں، سُورج کے نکلنے سے قبل اور اس کے غروب ہونے سے قبل اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے کناروں پر۔

Marfat.com

نمازِ جمعہ کی اصل حقیقت

جُمعہ دراصل ایک اسلامی اصطلاح ہے زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب اسے یومِ عُروبہ کہتے ہیں۔ اسلام میں اس کو مسلمانوں کے اجتماع کا دن قرار دیا گیا تو اس کا نام جمعہ رکھا گیا۔ اسلام سے پہلے یہودیوں میں عبادت کے لئے ہفتہ کا دن مخصوص تھا، کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی تھی۔ اسی طرح عیسائیوں میں اتوار کا دن مخصوص تھا۔ عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ صلیب پر جان دینے کے بعد حضرت عیسیٰ اسی روز قبر سے نکل کر آسمان کیطرف گئے تھے۔ اسی بناء پر بعد کے عیسائیوں نے اسے اپنی عبادت کا دن قرار دیا اور پھر ۳۲۱ء میں رُومی سلطنت نے ایک حکم کے ذریعے اس کو عام تعطیل کا دن مقرر کر دیا۔

Marfat.com

داعیِ اسلام اور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جمعۃ المبارک

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے پیر کے روز قبا پہنچے۔ مسجد قبا کی بنیاد رکھی۔ چار دن یعنی سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات قبا میں قیام فرمایا۔ پانچویں روز جمعہ کے دن وہاں سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ راستہ میں بنی سالم بن عوف کی وادی میں پہنچے تو نمازِ جمعہ کا وقت ہو گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہیں توقف فرمایا، خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ یہ پہلا جمعہ ہے جو حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا۔

(ضیاء القرآن ص ۲۳۵ جلد ۵ - ابن ہشام بحوالہ تفہیم القرآن جلد ۵ ص ۴۹۷)

نماز جمعہ کا وقت

اس نماز کے لئے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زوال کے بعد کا وقت مقرر فرمایا تھا، یعنی وُہی وقت جو ظہر کی نماز کا وقت ہے

Marfat.com

یہی حکم ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً بھی دیا اور عملاً بھی اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھاتے رہے۔ حضرت انسؓ، حضرت سلمہؓ بن اکوع، حضرت جابرؓ بن عبداللہ حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت سہیل بن سعد، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت بلالؓ سے اس مضمون کی روایات کُتب حدیث میں منقول ہوئی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جُمعہ کی نماز زوال کے بعد ادا فرمایا کرتے تھے۔ (مسند احمد، مسلم، بخاری، ابوداؤد)

یہ امر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل سے ثابت ہے کہ اس روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظُہر کی نماز جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے۔ اس نماز کی صرف دو رکعتیں ہوتی تھیں اور اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خُطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ اِس نماز کی صرف دو رکعتیں ہوتی تھیں۔ اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خُطبہ ارشاد فرماتے تھے، یہی فرق جمعہ کی نماز اور عام دنوں کی نماز ظُہر میں تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

صلوٰۃ المسافر رکعتان، وصلوٰۃ الفجر رکعتان وصلوٰۃ الجمعۃ رکعتان تمام غیر قصر علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم وانما قصرت الجمعۃ لاجل الخطبہ

مسافر کی نماز دو رکعت ہے۔ فجر کی نماز دو رکعت ہے اور جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔ یہ پوری نماز ہے قصر نہیں ہے اور جمعہ کو خطبہ کی خاطر ہی مختصر کیا گیا ہے۔

(بحوالہ تفہیم القرآن جلد ۵ صـ۴۹۴)

جُمعۃ المبارک کی اذان

جس اذان کا یہاں ذکر ہے اس سے مراد وہ اذان ہے جو خُطبہ سے پہلے دی جاتی ہے، نہ کہ وہ اذان جو خطبہ سے کافی دیر پہلے لوگوں کو یہ اطلاع دینے کے لئے دی جاتی ہے کہ جمعہ کا وقت شروع ہو چکا ہے، حدیث میں حضرت سائب بن یزید کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں بھی اسی پر عمل ہوتا رہا، پھر جب حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں جب

Marfat.com

آبادی بڑھ گئی تو انہوں نے پہلے ایک اور اذان دلوانی شروع کی جو مدینے شریف کے بازار میں اُن کے مکان زوراء پر دی جاتی تھی (بخاری، ابو داؤ، نسائی، طبرانی بحوالہ تفہیم القرآن جلد ۵ صہ ۴۹۴)

نماز جمعہ کا خُطبہ

اذان کے بعد پہلا عمل جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وہ نماز بلکہ خُطبہ تھا اور نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ خطبہ کے بعد ادا فرماتے۔ حضرت ابوہُریرہؓ کی روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جمعہ کے روز ملائکہ ہر آنے والے کا نام اُس کی آمد کی ترتیب کے ساتھ لکھتے جاتے ہیں۔ پھر اذا خرج الامام حضرت الملئکۃ یسمعون الذکر" جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلتا ہے تو وہ تمام لکھنے بند کر دیتے ہیں اور ذکر یعنی خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔" مسند احمد، بخاری، مسلم، داؤد، ترمذی، نسائی (تفہیم القرآن جلد ۵ صہ ۴۹۴)

نماز جمعہ اور مساجد

اکثر نماز جمعہ کا فرض عین باجماعت مساجد میں ادا ہوتا ہے مساجد کی تعمیر اور دیکھ بھال بھی مسلمانوں پر واجب ہے اس لئے کہ مساجد اللہ کا گھر ہیں اور ان کی تعمیر کی حقیقت کتاب اللہ سے بھی عیاں ہے

Marfat.com

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝ (التوبہ آیت ۱۸)

احادیثِ مُبارکہ سے مساجد کی عظمت و آداب

چونکہ نماز پنجگانہ باجماعت مساجد میں ہی ادا کی جاتی ہیں اس لئے مساجد کے آداب کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے گندگی وغیرہ سے بالکل پاک ہوں اور صفائی کا پورا پورا خیال رکھا جائے کیونکہ صفائی بھی نصف ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ بھی مطہرین کو پسند کرتا ہے۔ بدبودار اشیاء سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔

چنانچہ اس حقیقت کی عکاسی حدیثِ مبارکہ سے بھی ہو رہی ہے۔

وَعَنْ جابرؓ قال قال رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم من اکل من ھذہ الشجرۃ الْمُنْتِنَۃِ فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانس۔ متفق علیہ ص ۱۰۳ باب اللغو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے جو شخص کوئی بدبودار پودے (لہسن، پیاز) میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب مت آئے کیونکہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اُس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

Marfat.com

وعن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من غدا الی المسجد اوراح اعد اللہ لہ نزلۃ من الجنۃ کلما غدا اوراح (متفق علیہ)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص مسجد کی طرف پہلے پہر یا پچھلے پہر گیا، اللہ تعالیٰ جنّت میں اُس کی مہمانی (منزل) تیار کرلیتا ہے) جب بھی وہ پہلے یا پچھلے پہر جائے۔ (بخاری مسلم کا اتفاق ہے صـ۱۲۱ کتاب الصلوٰۃ

جمعۃ المبارک کے دِن مُبارک ساعت

حضرت ابوھریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انّ فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یسئال اللہ فیھا خیرالا اعطاہ ایاہ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ بے شک جمعہ کے دِن ضرور ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلم بندہ جو اچھی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے وہ اُسے عطا کردیتا ہے۔

(بخاری ومسلم کتاب الصّلوٰہ صـ۲۶۱)

Marfat.com

جمعہ نہ پڑھنے کی بناء پر گھروں کو آگ لگانا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ارشاد پاک ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس جگہ کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر جاؤں اور خود جا کر اُن لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی نماز میں آنے کی بجائے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ (صحیح مسلم بحوالہ آسان فقہ ص ۲۱۵)

غُسل کی فضیلت اور خُطبہ کے آداب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو جمعہ کے دن خُوب اچھی طرح غُسل کرے اور سویرے ہی مسجد میں پیدل چل کر پہنچ جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر سکون کے ساتھ خُطبہ سے قبل اور نہ خُطبہ کے دَوران کوئی لغویات نہ کرے تو ایسے شخص کو ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کی عبادت کا اجر و ثواب ملے گا اور ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا۔

(جامع بخاری بحوالہ آسان فقہ ۲۱۸)

عن ابوہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاوّل فالاوّل ومثل المجھر کمثل الذی

Marfat.com

يهدى بدنة ثم كالذى يهدى بقرة ثم

كبشا ثم دجاجة ثم بيضة فاذا خرج الامام

طووا صحفهم ويستمعون الذكر (متفق عليه)

نماز جمعہ کیلئے پہلے آنیوالے کا فرشتوں کے پاس اندراج اور قربانی کا ثواب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اوّل وقت مسجد گیا تو اُس نے ایک اونٹ کی قربانی کی۔ جو دوسری ساعت میں گیا اُس نے گائے کی قربانی کی اور اور جو تیسری ساعت میں گیا تو اُس نے مینڈھا کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا اُس نے خُدا کی راہ میں مُرغا اور اس کے بعد آنے والے نے انڈا قربان کیا۔ پھر جب خطیب خُطبہ دینے نکل آتا ہے تو فرشتے مسجد کا دروازہ چھوڑ دیتے ہیں اور اپنا رجسٹر بند کر کے خطبہ سُننے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں بیٹھ جاتے ہیں۔

(بخاری و مسلم بحوالہ آسان فقہ ۳۵ کیمیائے سعادت ص ۱۴۰-۱۴۱)
کتاب الصلوٰۃ ص ۱۷۴

ترک جُمعہ کی بنا پر دل پر مُہر لگنا

عن ابی جعد الضمری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

Marfat.com

ترک ثلاث جمع متہاونا ثلاث جمع متہاونا بہا طبع اللہ علی قلب (ابوداؤد، ترمذی، نسائی بحوالہ ضیاء القرآن ج ۵ ص ۲۳۶

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نمازِ جمعہ کو معمولی اور حقیر سمجھتے ہوئے تین جمعے ترک کئے اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مُہر لگا دے گا۔

عن ابی عمر وابی ھریرۃ قالا سمعنا رسول اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم یقول علی اعواد المنبر لینتھین اقوام علی ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین۔ مسلم بحوالہ ضیاء القرآن جلد ۵ ص ۲۳۶)

حضرت ابی عمر اور حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر بیٹھے ہُوئے یہ فرماتے سُنا جو لوگ جمعہ ترک کرتے ہیں، وہ اس سے باز آجائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مُہر لگا دے گا اور وُہ غافل ہو جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال من اغتسل یوم الجمعۃ واستن ومس من طیب ان کان عندہ ولبس من احسن لباسہ ثم خرج حتّٰی یأتی المسجد فلم یتخط رقاب الناس ثم رکع ماشاء اللہ ان یرکع فانصت

Marfat.com

اِذَا خرج الامام کانت کفارۃ ما بینھا و بین الجمعۃ الّتی قبلھا (ابوداؤد، بحوالہ ضیاء القرآن صـ ۲۳۸ جلد پنجم)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے مسواک کرے، اگر اُس کے پاس خوشبو ہو تو لگائے اور اچھا لباس پہنے پھر گھر سے نکل کر مسجد کی طرف آئے، پھر لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہُوا آگے نہ جائے اور پھر اللہ کی توفیق سے نفل پڑھتا رہے اور جب امام خطبہ دینے کے لئے آئے تو خاموش بیٹھ جائے تو اس کا یہ عمل کفارہ بن جائے گا، اُن کوتاہیوں اور غفلتوں کا جو گذشتہ جمعہ سے اُس جمعہ تک اُس سے سرزد ہوئی ہیں۔

خاموشی عبادت ہے

عن حضرت ابوہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا قلت لصاحبك یوم الجمعہ انصت والامام یخطب فقد لغوت (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تو نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہ جس وقت امام خطبہ دے رہا تھا تو تو نے لغو کام کیا۔ (بخاری و مسلم، کتاب الصلوٰۃ صـ ۲۷۴)

Marfat.com

باجماعت نماز کی فضیلت

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبعٍ وعشرین درجۃ متفق علیہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

(بخاری و مسلم مشکوٰۃ المصابیح کی کتاب الصلوٰۃ)

عورت کا خاوند سے اجازت لینا

وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلّم اذا استاذنت امرأۃ احدکم الی المسجد فلا یمنعنّھا

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگے تو وہ اُسے نہ روکے (بخاری مسلم)

Marfat.com

عورت مسجد میں آنے کیلئے خوشبو نہ لگائے

وعن زینبؓ امرأۃ عبداللہ بن مسعود قالت قال لنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اِذا شَہِدَتْ اِحدٰکُن المَسجد فلا تمس طیبًا (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں (یعنی عورتوں کو) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں حاضر ہو تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۳۱۸)

یومِ جمعۃ المبارک کی فضیلت

اللہ جل شانہٗ کی بارگاہِ ایزدی میں جمعۃ المبارک کے دن کو بڑی فضیلت حاصل ہے، اسی وجہ سے اِس دن کو دوسرے تمام دنوں پر فوقیت اور برتری ہے کیونکہ اس دن ایک انتہائی اور متبرک گھڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ جو شخص اس ساعت میں طلب کرے گا ربِّ کریم اُس کو عطا فرمائے گا اس کو شبِ قدر کی مانند تلاش و جستجو سے ہی حاصل کرنا پڑتا ہے اور یہ پوشیدہ ساعت اُسی صورت

Marfat.com

ہیں حاصل ہو سکتی ہے کہ ہمہ وقت یادِ الٰہی. کثرت درود وسلام اور تلاوتِ قرآن پاک میں بسر ہو۔ دوسرے دنوں پر خصوصیت ہونے کی بنا پر اس کو سیّد الایام بھی کہا جاتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن درود وسلام کی حقیقت

جمعۃ المبارک کے روز درود وسلام کی فضیلت کی کوئی انتہا نہیں ہے اس لئے جمعہ کا دن سیدالایام ہے اور عام دنوں پر اس کو سردار کی حیثیت حاصل ہے اور حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یعنی دوسرے انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔ اب یہ حقیقت صاف نظر آ رہی ہے کہ جب سیّد الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سیّد الایام میں درود وسلام کا تحفہ مبارک پیش کیا جائے گا، تو اُس کی حیثیت عام دنوں سے بہت زیادہ افضل ہے اور یہ خصوصیّت صرف اور صرف جُمعہ کے دن کو ہی فخرِ موجودات دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وساطت سے ہے دوسرے دنوں میں یہ خصوصیّت نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی فضیلت کی حقیقت حدیثِ مبارکہ سے صاف نمایاں ہے۔

ابُو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے

Marfat.com

اور پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وُہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

(فضائل درود شریف فصل دوئم صـ۵۳)

اِس مبارک دن ملائکہ درود و سلام کے ہمراہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں اس لئے اس دن کثرت درود و سلام کا اہتمام کیا جائے

جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر خصوصیت حاصل ہونے کی بنا پر سیدالایام بھی کہا گیا ہے۔

سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدالایام میں درود و سلام کی فضیلت اور فرشتوں کی گواہی

عن ابی الدَّرداءِ رضی اللہ عنہ قال قال رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْہُوْدٌ تَشْہَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

(ابنِ ماجہ بحوالہ فضائل درود شریف فصل دوم)

Marfat.com

جُمعہ کے روز درُود وسلام کی کثرت

حضرت ابُو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کثرت سے مجھُ پر درود بھیجو اس لئے کہ یہ ایک ایسا متبرک دن ہے کہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ جس وقت تک کوئی مجھُ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے وہ مجھ پر پیش ہوتا رہتا ہے، اسی طرح ہر صبح کی نماز کو تلاوتِ قرآن میں حاضر ہوتے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ کے وصال کے بعد بھی، حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وصال کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السّلام کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

دُنیا و آخرت کی زندگی میں فرشتوں کی دوستی کا ثبوُت

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ انسان کا دوست صرف انسان ہی ہو سکتا ہے، اس لئے کہ وہ ہم جنس ہے اور انسانی حقیقت سے بھی آگاہ ہے۔ فرشتے تو نوُرانی مخلوق ہیں جو اُس کی آنکھوں سے بھی

Marfat.com

اوجھل ہے اُسے دیکھ نہیں سکتا تو دوستی پھر کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ یہ بڑی تعجب خیز حقیقت ہے، مگر قرآن و سُنّت نے اس حقیقت کو صاف عیاں کر دیا ہے کہ ملائکہ مساجد میں آتے ہیں تلاوت قرآن پاک سُنتے ہیں، جس کی شہادت آیتِ مقدسہ بیان فرما رہی ہے۔

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ بنی اسرائیل آیت ۷۸

یہ جُمعۃ المبارک کے دِن خُطبہ جُمعہ بھی سُنتے ہیں۔ فرشتے تو اُن لوگوں کو اپنا دوست بناتے ہیں جو پاک دامن اور پارسا ہیں اور بندگی کی بناء پر ہی انسان فرشتوں کو دوست رکھ سکتا ہے۔ خالق کی رضا اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے اطاعت و محبّت اسی میں مخفی ہے۔ چنانچہ اِس حقیقت کی گواہی کتابِ مبین بیان فرما رہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۳۰ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝۳۱ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝۳۲ حٰم السجدہ

Marfat.com

جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور پھر اسی پر ثابت قدم رہے یقیناً اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو۔ نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اُس جنّت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم اِس دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے دوست اور ساتھی ہیں، وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنّا کرو گے وُہ تمہاری ہوگی، یہ سامانِ ضیافت ہے اُس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔

جُمعہ کے روز درُود و سلام کا پیش ہونا

عن اوس بن اوس قال قال رسُول اللہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی من الصّلوٰۃ فان صلوٰتکم معروضۃ علی قالوا یارسول فکیف تعرض صلوٰتنا علیک وقد ارمت قال ان اللہ تعالٰی حرم علی الارض اجساد الانبیاء۔

ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ، دارمی ضیاء القرآن ۲۳۹ جلد پنجم

Marfat.com

حضرت اوس بن اوس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اِس دن میں حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش ہوئی۔ اسی دن ان کی وفات ہوئی اسی دن نفخہ (پہلا صور) اور اسی دن (دوسرا صور) پھونکا جائے گا۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم اجمعین نے عرض کیا" یارسول اللہ! وصال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پیش کیا جائے گا۔ جب آپ قبر میں پوشیدہ ہوچکے ہوں گے۔

حضور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السّلام کے جسموں کو کھاوے

حضرت اَبُو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس دن میری اُمّت کا درود مُجھ پر پیش کیا جاتا ہے (فضائل درود شریف فصل دوم ص۴۳)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صل اللہ علیہ وسلّم نے کہ مجھ پر روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ کے دن) کثرت سے درود بھیجا کرو، کیونکہ

Marfat.com

تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور میں تمہارے لئے دُعا اور استغفار کرتا ہوں۔

قُرب کی حقیقت

عَنْ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ ○ (ترمذی بحوالہ فضائل درود شریف ص۱۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک وُہ شخص قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا جو سب سے زیادہ درود مجھ پر پڑھے گا۔

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ دُعائیں ساری کی ساری رُکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اُس کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر درود سے نہ ہو۔ اگر اِن دونوں کے بعد دُعا کرے گا تو اُس کی دُعا قبول کی جائے گی۔

دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے یہاں تک کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف پڑھے۔

Marfat.com

جمعہ کے دِن دُرُود و سلام کی بنا پر حاجات پُوری ہوتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے اوپر جُمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سَو حاجتیں پُوری کرتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔ فضائل درود شریف

ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن میرے اوُپر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وُہ مجھ پر فوراً پیش کر دیا جاتا ہے۔ فضائل درود شریف

سفری ملائکہ

عَنِ ابنِ مسعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النَّبِیِّ صلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ نسائی و ابن حبان بحوالہ فضائل درود شریف

Marfat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

فرشتے انسان کے عمل کو محفوظ کرتے ہیں

اِنسان جو بھی عمل کرتا اُس کو وُہ فوراً محفوظ کر لیتے ہیں، یہ کاتبین عدالتِ عالیہ میں انسان کے گواہان ہوں گے۔

اس کی شہادت کتابِ مبین سے صاف واضح ہے۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ (الانفطار آیت ۱۰-۱۴)

اور تم پر نگران مقرر ہیں جو سردار لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ بے شک نیک لوگ جنت میں ہیں، اور بے شک گنہگار لوگ دوزخ میں ہیں۔

Marfat.com

درود وسلام دربارِ الٰہی کا تحفہ ہے

درود وسلام پُل صراط پر گذرنے کے وقت نور ہے تو وہ ذاتِ اقدس وسلطان ں تو بذاتِ خود نورٌ علیٰ نور ہے۔ اس لئے نور کا یہ تحفہ تو نورانی ہستی کو ہی پیش کیا جا سکتا ہے اور اُس تحفہ کی خدمت پر مامور خادم بھی نورانی ہوتے ہیں، گویا درود وسلام تاریکی کے وقت نور ہے چنانچہ حقیقت کی عکاسی حدیثِ مبارکہ سے بھی صاف عیاں ہے۔

درود وسلام نور ہے

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمعۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا ۝

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گذرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسی۸۰ دن مجھ پر درود بھیجے اس کے اسی۸۰ سال کے گناہ معاف کردیئے جائینگے

فضائل درود شریف فصل دوم ص۸

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان فرمایا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اُس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ (فضائل درود شریف)

دُرود و سلام گُناہوں کے خاتمہ وسیلہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسی دفعہ یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ٥

اُس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اُس کے لئے لکھا جائے گا۔

فضائل درود شریف

Marfat.com

نمازِ تہجّد اور شبِ جمعہ

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ (بنی اسرائیل آیت ۷۹)

نمازِ تہجّد کی فضیلت اور برکات اِس قدر اَن گنت ہیں کہ اُن کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے اس سے بڑھ کر عظیم سعادت جہاں والوں کی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہر سحر ربّ ذوالجلال کی بارگاہِ اقدس سے ندا آتی ہے کہ ہے کوئی سوالی کہ اُس کے دامن کو رحمت سے بھر دیں۔ کیونکہ یہ وقت انتہائی قبولیتِ دُعا مغفرت اور بخشش کا ہوتا ہے۔ جس کی شہادت حدیثِ مقدسہ بیان فرما رہی ہے۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ (متفق علیہ)

ہمارے ربّ تعالیٰ ہر رات کو آخری تہائی حصہ میں آسمانِ دُنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے اور مَیں اُس کی دُعا قبول کروں، کون ہے جو مُجھ سے سوال کرے، مَیں اُس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے مَیں اُس کو بخشش دُوں۔

Marfat.com

اُس کو بخش دُوں

سُورہ مزمّل میں ربّ کریم نے نمازِ تہجد کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہُوئے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ اے کمبل اوڑھ کر سونے والے اُٹھو! اور رات کے پچھلے پہر اپنے رب کا ذکر کرو اور نماز پڑھو اور تلاوتِ قرآن پاک سے اپنے دل کو تسکین دو۔ چونکہ سحر کو مکمل یکسوئی اور سکون ہوتا ہے کائنات محوِ خواب ہوتی ہے سحر کو اُٹھنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے کیونکہ نفس پر کنٹرول کرنا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں ہوتا۔ نفس کو تو صرف خوفِ الٰہی سے ہی دبایا جاسکتا ہے اور اسی بنا پر دل میں تڑپ اُس کی بیدار ہوتی ہے اور دل اُس کی یاد سے کانپ اُٹھتے ہیں۔ آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں اور بچھونوں سے جسم خود بخود الگ ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے رُبّ کی رضا اور خوشنودی کے لئے سجدہ ریز رہتے ہیں جس کی شہادت کتاب مبین دے رہی ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۱۳)

رات کے وقت آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

شبِ جمعہ کو دوسرے ایام کی راتوں پر فوقیت اور برتری روشن رات ہونے کی بنا پر حاصل ہے جب کہ دیگر راتوں کی یہ اتنی فضیلت نہیں ہے، دیکھنے میں تو شبِ جمعہ بھی رات ہی کی صورت میں نظر آتی ہے مگر ربِّ ذوالجلال کے خصوصی فیوض و برکات کے نزول کی بناء پر جمعہ کی روشن شب نے ہر قسم کی تاریکیوں اور اندھیروں پر اپنا روشن جال تان رکھی ہے اس کی حقیقت تو ایسے ہی صاف نمایاں ہے جس طرح چاند کی چودھویں رات جہاں کو بقعہ نور بنا دیتی ہے اور ہر چیز روشن روشن ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک رات ہے مگر اس کی صورت دیگر راتوں سے مختلف اور افضل ترین ہوتی ہے۔

شبِ جمعہ میں جو حقیقی رُوح مخفی و پوشیدہ ہے کہ یہ دِن کی طرح روشن رات ہے۔ تاریکی کے باوجود۔

حقیقت میں ہر چیز عیاں دکھائی دیتی ہے۔ اس بابرکت شب میں تو وہی حضرات مستفیض اور فیض یاب ہوتے ہیں، جن کے قلب میں اطاعتِ خداوندی اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گلدستہ آویزاں ہو تو اُن کو شب کی تاریکی میں بھی نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں دکھائی دیتی ہے۔

Marfat.com

جب سیّد الایام کی روشنی بھی ہو اور ساتھ ہی نماز تہجّد کی مبارک ساعتیں بھی ہوں تو پھر فضیلت کی کوئی انتہا ہی نہیں ہوتی، اس حقیقت کو کوئی بیان ہی نہیں کر سکتا ہے یعنی ایک پنتھ دو کاج۔ (ہم خرما وہم ثواب)

اس کی عظمت اور فضیلت کی شہادت، احادیثِ مبارکہ سے صاف عیاں دکھائی دے رہی ہے۔

۱۔ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ لَیْلَةٌ غَرَّاءُ وَیَوْمُ الْجُمُعَةِ یَوْمٌ اَزْهَرُ (بیہقی)

جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن

۲۔ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَّوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ

(مسند احمد سنن ابن ماجہ)

جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار دن ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے زیادہ افضل اور عظمت والا ہے۔

۳۔ اِنَّ هٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ، فَمَنْ جَآءَ اِلَی الْجُمُعَةِ فَلْیَغْتَسِلْ وَاِنْ کَانَ طِیْبٌ فَلْیَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاكِ۔ (سنن ابن ماجہ)

یہ (جمعہ کا روز) عید کا دن، اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں

Marfat.com

کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ جمعہ کے دن نہانا چاہیے
اگر خوشبو میسّر ہو تو لگانی چاہیے اور مسواک بھی ضرور کرنی چاہیے

۴۔ أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَ كَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذَالِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

(صحیح مسلم۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ بحوالہ فضائل یوم جمعہ ص ۱۹)

ہم سے پہلے آنے والی اُمتوں کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کی فضیلت سے محروم رکھا۔ چنانچہ یہودیوں کے لئے ہفتہ کا دن قرار پایا اور عیسائیوں کے لئے اتوار کا دن۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں مبعوث فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کا دن عطا فرمایا ہفتے کے دنوں کی ترتیب یوں ہے جمعہ، ہفتہ، اتوار — قیامت کے دن بھی اِسی ترتیب سے وہ ہمارے بعد آئیں گے دُنیا میں ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ یعنی ساری مخلوقات سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔

Marfat.com

۵۔ سید الایام یوم الجمعة واعظمها عند اللہ واعظم عند اللہ من یوم الفطر۔ ویوم الاضحیٰ وفیہ خمس خصال۔ خلق اللہ فیہ آدم واھبط اللہ فیہ آدم الی الارض وفیہ توفی اللہ عزوجل ادم وفیہ ساعة لا یسال اللہ العبد فیها شیئًا الا اتاہ اللہ ایاہ مالم یسال حرامًا وفیہ تقوم الساعة ما من ملک مقرب ولا سماء والارض ولا ریاح ولا بحر ولا جبال الا وھن یشفقن من یوم الجمعة

(بحوالہ فضائل ص۱۲، مسند امام احمد۔ سنن ابن ماجہ)

جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے عظمت والا دن ہے عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم ہے۔ اس دن کی نسبت سے پانچ باتیں اہم ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو اسی دن پیدا فرمایا

۲۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر نازل فرمایا۔

۳۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السّلام کو موت آئی۔

۴۔ اسی دن وہ گھڑی ہے جس میں جو بندہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرماتا ہے جب کہ وُہ حرام کی دُعا نہ کرے۔

۵۔ اسی دن قیامت برپا ہو گی۔ ہر مقرب فرشتہ۔ زمین ہوائیں۔ سمندر، پہاڑ، درخت ہر چیز جمعہ کے دن کی عظمت سے خوف کھاتی ہے۔

شب عیدین کی حقیقت سے ہر کوئی اچھی طرح واقف ہے کہ یہ دونوں تہوار (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) اسلامی تہوار بے شمار خوشیوں کا پیغام لے کر آتے ہیں کہ ہر طرف خوشی کا سماں ہوتا ہے اور ہر کوئی خوش دکھائی دیتا ہے، مگر جمعہ کی مبارک ساعتوں کو تو عیدین سے بھی بڑھ کر عظمت حاصل ہے، اس کی اہمیت دربار الٰہی میں عیدین سے بھی زیادہ افضل ہے۔ اس لئے کہ خصوصی برکات ہوتی ہیں، اور جو اس کی حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ سیّات کی بناء پر اُن کے قلوب دائمی طور پر مُردہ ہو چکے ہیں۔ وہ ان مبارک ساعتوں سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ہیں وہ تو من فی القبور ہیں، یعنی قبرستان میں پڑے ہوئے مُردوں کی مانند ہیں۔

اور جب ایمان کی حرارت بھی موجود نہ ہو اور محبّت مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم سے دامن بھی خالی ہو تو پھر اسلام میں ایسی زندگی کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ اسلام تو اُس حیات

Marfat.com

کا قائل ہے، جو حبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ

رضائے الٰہی کی علمبردار ہو۔ چنانچہ ارض و سما اس حقیقت پر شاہد

ہیں کہ وہ مقدس ہستیاں تہی دست تھے، اکثر اوقات پیٹ بھی

خالی رہتے تھے مگر عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینے مُبارک

دائمی طور پر لبریز رہتے۔ اس حقیقت نے اُن کو دائمی زندگی

عطا کر دی۔ چنانچہ اِس حقیقت کی عکاسی کتابِ مبین فرما رہی

ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا

الْاَمْوَاتُ (فاطر آیت ۲۲) زندہ اور مُردہ برابر نہیں ہوتے ہیں۔

شبِ جُمعہ میں نورانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے جس کی

بناء پر اس شب کی ساعتیں روشن ہوتی ہیں، اس روشنی سے

تو وہی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جس کے دامن حق و صداقت

اور عشق و محبّت سے لبریز ہو۔ کیونکہ جو بندی یا بندہ جس کو بھی

کوئی کمال اور مرتبہ حاصل ہُوا وہ صرف راتوں کا ہی مرہونِ منت

ہے اس رات کو جاگنے سے اس رات کی روشنی کی برکت سے

دِل کی تاریکی دُور ہو کر اُس میں روشنی آجاتی ہے جس طرح جمعہ کی روشن

شب سے دل منور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم بھی اللہ تعالیٰ

کا نور اور روشنی ہے۔ اسی سے حق کے متلاشی کیلئے نورِ

ایمان کی شمع روشن ہُوتی ہے اور اسی روشنی کی بنا پر رضائے

Marfat.com

الٰہی اور عشقِ مصطفےٰ حاصل ہوتا ہے۔

چنانچہ کتابِ مبین اپنی اس حقیقت کی خود شہادت دے رہی ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (المائدہ آیت ۱۵-۱۶)

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آگئی ہے، اور کتابِ مبین جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو اُس کی رضا کے طالب ہوتے ہیں، سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے حکم سے اُن کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور راہِ راست کی طرف اُن لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب دُنیا میں تشریف لائے تو وُہ سحری کا وقت بھی شب کا ہی حصّہ ہوتا ہے۔ اس نسبت سے بھی شب کو بہُت فضیلت ہے اور ویسے بھی ہر شب اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر ہر سحر کو جلوہ افروز ہو کر اپنے بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتے رہتے ہیں، اس طرح شبِ معراج اور شق القمر کے معجزات بھی رات کو رُونما ہُوئے ہیں۔

Marfat.com

جُمعۃ المبارک کی شب کو بھی وُہی فضیلت اور برتری دوسرے ایام کی راتوں پر حاصل ہے جو جُمعۃ المبارک کے دن کو دوسرے ایّام پر حاصل ہے

جمعۃ المبارک کی شب لامتناہی فیوض و برکات کی مالک ہے

چنانچہ اس حقیقت کی عکاسی حدیث مبارکہ سے یُوں عیاں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔

لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ لَیْلَةٌ غَرَّاءُ وَیَوْمُ الْجُمُعَةِ یَوْمٌ اَزْهَرُ

جُمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمُعہ کا دن چمکتا دن ہے (البیہقی)

اس حدیث سے معلوم ہُوا ہے کہ اس دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں کی ہر ساعت بڑی مبارک ہے اور حقیقت سے مالامال ہے جب کہ روشن دن اور روشن رات کی حیثیت دوسرے کو حاصل نہ ہے۔

شبِ جمعہ کو موت کی حقیقت

موت تو وہ حقیقت ہے جو کبھی بھی ٹل نہیں سکتی ہے جس کی

Marfat.com

حقیقت آیتِ مقدسہ سے صاف عیاں ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْت

مگر کوئی صاحبِ ایمان اور خوش نصیب اِس رات کو دُنیائے فانی سے کُوچ کر جائے تو وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ حدیثِ مبارکہ بھی اس کی شہادت دے رہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ،،

جو مُسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے قبر کے فتنہ سے محفوظ فرما دیتے ہیں۔

(ترمذی۔ مسند احمد۔ بحوالہ فضیلت کی راتیں)

شبِ عاشقاں

شب بیداری ہر شخص کے بس کا روگ نہیں ہے اس لئے کہ دُنیا کی عیش و عشرت کو ترک کر کے عبادتِ الٰہی، ذکرِ الٰہی تلاوتِ قرآن حکیم اور درود و سلام کا نذرانۂ عقیدت، دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلّم میں پیش کرنے کے لئے اُٹھنا انتہائی مشکل ہے

Marfat.com

مگر جن کا دامن عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہوتا ہے تو وہ رضائے الٰہی کی خاطر کب سوتے ہیں۔ اُن کی راتوں کی حقیقت کی تو کتابِ مبین بھی گواہی دے رہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (السجدہ)

اُن کی کروٹیں بچھونوں (بستروں) سے دُور رہتی ہیں اور وُہ اپنے پروردگار کو خوف اور اُمید سے پُکارتے ہیں اور وُہ اُس رزق میں سے جو ہم نے اُن کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔

شب خیزی قربِ الٰہی ہے

رات کو اُٹھنا وسیلہ نجات کا باعث ہے اور درود وسلام سے ایمان کی شمع کو منوّر کرنے کے لئے بھی نہایت افضل ترین وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ رات کا وقت شور شرابے سے پاک اور فیوض و برکات اپنے دامن میں لئے ہوتا ہے۔ متقی اور پارسا لوگ ہمیشہ قربِ الٰہی کی خاطر شب بیداری کرتے ہیں، چنانچہ اس کی شہادت حدیثِ مبارکہ بھی دے رہی ہے۔

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہُ علیہ وسلّم

Marfat.com

عَلَيكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم

وهو قربة لكم الى ربكم و مكفر للسيّات

(رواه ترمذی ضیاء القرآن جلد ۵ صہ ۴۰۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو رات کو قیام کرنا چاہیئے
پہلے زمانے کے نیک لوگوں کا یہ دستور رہا ہے۔ رات کو جاگنا
اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کا ملیامیٹ کرنیوالا ہے۔
درود و سلام کا پڑھنا ہر ساعت افضل ہے مگر تہجّد کے وقت پڑھنا
سب سے اعلیٰ و افضل ہے جو بھی چاہیں درود پڑھ سکتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيكَ
يَا رَسُولَ اللهِ وَعَلٰى اٰلِكَ
وَاَصْحَابِكَ وَجَمِيعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ وَّخَلَائِقَ دَائِمًا اَبَدًا
وَاَنْتَ وَسِيْلَتِى خُذْ بِيَدِى يَا حَبِيْبَ اللهِ

بعض اوقات دُکھ اور غم انسان کو اس حد تک گھیر لیتے ہیں کہ دوست احباب اور رشتہ دار سب بیگانے ہو جاتے ہیں، زندگی کے دن گزارنا مشکل ہو جاتے ہیں اور ہر کام میں کوئی نہ کوئی رکاوٹ بن جاتی ہے، ایسے حالات میں صبح اذان سے پہلے 66 بار پڑھنے سے دُنیا کے دُکھوں اور غموں سے نجات ملتی ہے، اور دُنیا و آخرت کے تمام معاملات درست ہو جاتے ہیں۔ اللہ نبی کے فضل و کرم سے ہر طرف سے خُوش حالی ہو گی۔

ہر شب ہم تو مائل با کرم ہیں ○ آئے کوئی سوالی صبح صادق سے پہلے (علامہ)

Marfat.com

درود و سلام دُعا کی قبولیّت کا وسیلہ ہے

ایک حدیث میں یہ مضمون ہے کہ دُعا آسمان پر پہنچنے سے رُکی رہتی ہے اور کوئی دُعا آسمان تک اُس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے، تب وُہ آسمان پر پہنچتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تو دُعا مانگے تو اپنی دُعا میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھی شامل کر لیا کرو۔ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرلے اور کچھ کو رَدّ کرلے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اَوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم باہر تشریف لائے اور اس طرح ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ جل شانہٗ یا کسی بندے سے پیش آئے تو اُس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہٗ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجے پھر یہ دُعا پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ۔

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا حلیم اور کریم ہے ہر عیب سے پاک ہے اور عرش عظیم کا ربّ ہے

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا ربّ ہے، اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُن تمام چیزوں کا جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہو اور تجھ سے مانگتا ہوں تیری مغفرت، اور مانگتا ہوں حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے، میرے لئے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑیے جس کی آپ مغفرت نہ کردیں اور نہ کوئی ایسا فکر و غم جس کو تو زائل نہ کردے اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اُس کو پورا نہ کردے اے رحم کرنے والی ہستی۔ یا ارحم الرّٰحمین (فضائل درود شریف)

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اور پڑھا کرو، کیونکہ قبر میں تم سے میرے لئے سوال کیا جائیگا

Marfat.com

درود وسلام دُعا کی قبولیت کی مکمل گارنٹی ہے۔ کیونکہ درود وسلام کو بارگاہِ الٰہیہ میں مقبولیت حاصل ہے اس لئے جو دُعا بھی درود وسلام سے مزین ہو وہ بھی مقبول ہے۔ اصل حقیقت اور مصلحت جو دُعا کی مقبولیت میں پوشیدہ اور مخفی ہے وہ یہ کہ ہر دُعا حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے درود وسلام لئے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوتی ہے۔ کیونکہ جب اذان و نماز اُن کے درود وسلام کے بغیر قبول نہیں تو پھر درود وسلام کے بغیر دُعا قبول نہیں، درود وسلام کے بغیر دُعا زمین و آسمان میں معلق رہتی ہے۔

رُک جاتی ہیں دُعائیں ارض و سما میں
جنکی ابتدا و انتہا درود وسلام نہیں

درود وسلام کی کثرت تمام دُنیا و آخرت کی تمام پریشانیوں اور مشکلات کے حل ہونے کی کلید ہے۔ اس حقیقت کی عکاسی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثِ مبارکہ سے بھی عیاں ہو رہی ہے جس میں اُنہوں نے فرمایا کہ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ (ترمذی بحوالہ تفسیر مظہری ص۴۲۵)

مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود پاک کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ الٰہیہ ہر وقت اپنے بندے کی فریاد کو سنتی ہے۔ جس کی حقیقت آیتِ مقدسہ سے بھی صاف عیاں ہو رہی ہے۔

Marfat.com

حالتِ نفاس اور ذِکر

حالت نفاس ایک ایسی طبعی کیفیت ہوتی ہے کہ جس میں متعلقہ عورت ناپاک ہوتی ہے۔ طبعی لحاظ سے یہ ایک بیماری کی حالت بھی ہوتی ہے۔

کیونکہ اس حالت میں عورت کے اعضاء درست طور پر کام نہیں کرتے جو کہ وہ حالتِ صحت میں ہوتے ہیں۔ اور وہ ناپاک ہونے کی بنا پر اُس کو ان آیام میں فرض نماز کی ادائیگی بھی معاف ہوتی ہے۔ حائضہ عورت کے ان ایام کو شرعاً حیض کہا گیا ہے قرآن وسنت میں حیض کی حقیقت کو یُوں واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الہٰی ہے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى

آپ سے پُوچھتے ہیں، حیض کا کیا حکم ہے۔ فرما دیجیے کہ وہ ایک گندگی کی حالت ہے۔ حائضہ عورت نہ ہی قرآن پاک کی تلاوت کر سکتی ہے اور نہ ہی اُس کو ہاتھ سے چھُو سکتی ہے۔

لا یمسه الا المطهرون

اس کی حقیقت حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں

عَنِ ابْنُ عُمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم

لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں (رواہ الترمذی)

تلاوت کی نیت نہ ہو بلکہ صرف حمد وثناء دُعا یا خیر وبرکت کی نیت یا کسی مشکل یا کسی تکلیف سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے کچھ پڑھا جائے

Marfat.com

جیسے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون، حسبنا اللہ ونعم الوکیل

کتاب الطہارت باب المیاہ جلد نمبر ۱ ص ۲۴۳ میں اس حقیقت کو نمایاں فرمایا ہے جو آیت بلکہ پوری سورۃ خالص دعا و ثنا ہو جنب و حائض بے نیت قرآن صرف دعا و ثنا کی نیت سے اُسے پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے الحمد، آیت الکرسی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (فتاوی الرضویہ جلد اول کتاب الطہارۃ باب المیاہ ص ۲۵۹)

حیض و نفاس والی عورت کو جب تک حیض و نفاس باقی ہے، وضو و غسل کے حکم نہیں مگر مستحب ہے کہ پنج گانہ کے وقت اور اشراق و چاشت و تہجّد کی عادت رکھتی ہو تو اُن وقتوں میں بھی وضو کر کے کچھ یادِ الٰہی کر لیا کرے کہ عبادت کی عادت باقی رہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی کو مستحب ہے کہ جب تک یہ حالت رہے وضو کر کے نماز کے اوقات پر تسبیح و تہلیل اور درود شریف پڑھ لیا کرے۔ تہجّد کی عادت ہو تو اُس وقت بھی۔

متذکرہ بالا عنوان کی حقیقت کو سوالاً جواباً فتاوی رضویہ میں بیان کیا گیا ہے

سوال: (مسئلہ نمبر ۱۵۳) نکاح پڑھتے وقت عورت کو پانچ کلمے پڑھائے جاتے ہیں اب وہ عورت حیض کی حالت میں ہے تو وہ پانچ کلمے اپنی زبان سے پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب: حالتِ حیض میں صرف قرآنِ حکیم کی تلاوت ممنوع ہے کلمے پانچوں پڑھ سکتی ہے کہ اگرچہ اُن میں بعض کلمات قرآن ہیں مگر ذکر و ثنا ہیں اور کلمہ پڑھنے میں نیت ذکر ہی ہے نہ نیت تلاوت

Marfat.com

سوال: (مسئلہ ۱۵۴) عمرو پر غسل جنابت یا احتلام کا ہے

اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اُس کو جواب دینا ہے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الٰہی یا درود شریف پڑھے تو جائز ہے یا نہیں،

جواب: دل میں بایں معنے کر تبرے تصوّر میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں۔ اگرچہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیئے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ کہ تیمم ہو۔

درود جواد کریم

اَللّٰھُمَّ بِکُلِّ صِفَتِکَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَجَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ وَّخَلَائِقَ دَائِمًا اَبَدًا ○

(ترجمہ) اے اللہ اپنی تمام صفات کے ساتھ درود وسلام اور برکتیں بھیج اپنے حبیب محمد پر اور آپ کے آل اور اصحاب اور تمام انبیاء مرسلین پر تمام ذرّوں اور تمام مخلوق کی تعداد کے برابر بغیر وقفہ کے ہمیشہ ○

Marfat.com

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

درود وسلام اور قلبی یا عقلی محبت کی حقیقت

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ تخلیقِ کائنات کی بنیاد ہی محبّت ہے اور محب کا ظاہر و باطن ایک جیسا ہوتا ہے اور ہمیشہ اُس کے قلب و زبان سے ہمہ وقت محبوب کی مہک آتی ہے یہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدقہ تھا کہ جس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسے سیاہ فام کو غلامیٔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج پہنا دیا اور مکّہ مکرمہ کے بڑے بڑے رؤساء ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کو خاندانی تعلق ہونے کے باوجود بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر پھینک دیا۔ حقیقی قلبی محبّت والے ہمیشہ کامران اور عقلی محبت والے ہمیشہ اور دائمی اُلجھے رہتے ہیں، درود وسلام ایک عبادت ہے اور عشق و محبّت کا ایک پیمانہ بھی ہے اس کا پڑھنا عظیم ترین عملِ صالح ہے۔ اس سے پہلو تہی کرنا انتہائی بدنصیبی، سعادت بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی کی دلیل ہے، یہ سوچنا کہ درود وسلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچتا ہے یا نہیں، فرشتے لے بھی جاتے ہیں کہ نہیں یہ تمام من گھڑت اور جھگڑے کی باتیں ہیں اور حقیقت میں درود وسلام سے باز رہنے کی خود ساختہ صورتیں ہیں، ان میں الجھنا اہلِ ایمان کا شیوہ نہیں ہے، تسکینِ قلب کے لئے یہ سمجھ لینا ہی کافی ہے کہ جب اللہ جل شانہٗ نے درود وسلام کے پڑھنے کا حکم دیا ہے اگر پہنچتا نہیں تو پھر خود کیوں پڑھتے ہیں ملائکہ کیوں پڑھتے ہیں، اہل ایمان کو حکم ہی کیوں ہوتا، حکم کا مل جانا ہی پہنچنے

Marfat.com

کی اٰل او رمسلمہ دلیل ہے اب جس قدر الفت محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر باطن میں پوشیدہ ومخفی ہے حق وصداقت کی نورانی شمع بھی اسی کثرت سے نمایاں ہوگی یہی ظاہر وباطن کی صحیح عکاسی اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے چنانچہ اس حقیقت کی عکاسی حدیث مبارکہ بھی نمایاں ہے۔ قال انت مع من احببت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے (مسلم و بخاری)

سچی محبت کا یہی تقاضا ہے کہ زبان ہر وقت درود وسلام سے تر ہو اور یہی قلبی محبت ہے۔ دل کی صداقت زبان کی صداقت ایمان کی صداقت ہے صداقت محبت کے صلہ میں رحمن ملا قرآن ملا ایمان ملا۔ درود وسلام ملا اور ضیافت جنت کا ساز وسامان ملا اور سب سے بڑھ کر جنت کے والی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قرب کا مقام ملا اور یہ صرف اور صرف کثرت درود وسلام کی حقیقت پر ہی مبنی ہے۔ اس حقیقت کی عکاسی حدیث مبارکہ سے یوں واضح ہے۔ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوٰۃ (ترمذی) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھے گا۔

طبی لحاظ سے بھی درود وسلام لاعلاج بیماریوں کیلئے شفا اکسیر ہے خواہ وہ جسمانی ہوں، روحانی ہوں درود وسلام معاشی پریشانیوں سے بھی نجات کا وسیلہ ہے۔ اس مضمون کو سمیٹنا بہت مشکل ہے کیونکہ محبت کا کوئی کنارہ ہی نہیں ہے۔

ادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ

پ ۱۴ النحل آیت ۱۲۵

Marfat.com

Marfat.com

فرائض اور نوافل کا چارٹ

وَ أْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿طٰہٰ ۱۳۲﴾
اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں، اور خود اس پر ثابت قدم رہیں کچھ تم سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاروں کیلئے

نمبر شمار	نام نماز	غیر مؤکدہ سنت قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں	
۱	فجر		۲	۲			۴	
۲	اشراق	طلوع آفتاب کے ۲۵ منٹ بعد	حج، عمرے کا ثواب (نیک اعمال سے روزی غیب سے ملتی ہے)			۲	۲	ترمذی
۳	چاشت	طلوع آفتاب کے تین گھنٹے بعد، تمام گناہ معاف، جنت میں گھر				۴ یا ۸ یا ۱۲	۱۲	ترمذی
۴	ظہر		۴	۴	۲	۲	۱۲	
۵	جمعہ		۴	۲	۴ ‏/ ۲	۲	۱۴	
۶	عصر	۴		۴			۸	
۷	مغرب			۳	۲	۲	۷	
۸	اوّابین	مغرب کی نماز کے بعد، سونے کا محل جنت میں ملے گا۔				۶ یا ۲۰	۲۰	(حدیث ترمذی)
۹	عشاء	۴		۴	۲ سنت ۳ وتر	۲ وتر سے پہلے ۲ وتر کے بعد	۱۷	
۱۰	تہجّد	رزق میں برکت، قبر میں نور اور دل منور ہوتا ہے				۲ یا ۴ یا ۶، ۸، ۱۲	۱۲	
۱۱	صلوٰۃ تسبیح	تمام گناہ معاف، دین و دنیا میں ہر قسم کی فراوانی				افضل وقت ظہر سے قبل	۴	

درود و سلام کا ہر وقت تمام ایام میں بکثرت پڑھنا رضائے الٰہی اور محبت و عشق محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی علامت ہے۔
درود و سلام کے لئے کوئی وقتِ زوال نہیں۔ نوٹ: طلوع آفتاب، زوال اور غروبِ آفتاب کے وقت سجدہ جائز نہیں۔

Marfat.com

فرائض اور نوافل کا چارٹ

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۱۳۲ طٰهٰ

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں، اور خود اس پر ثابت قدم رہیں کچھ تم سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاروں کیلئے

نمبر شمار	نام نماز	غیر مؤکدہ سنت قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں	
۱	فجر		۲	۲			۴	
۲	اشراق	طلوعِ آفتاب کے ۲۵ منٹ بعد	حج، عمرے کا ثواب (نیک اعمال سے روزی غیب سے ملتی ہے)			۲	۲	ترمذی
۳	چاشت	طلوعِ آفتاب کے تین گھنٹے بعد، تمام گناہ معاف، جنت میں گھر				۴ یا ۸ یا ۱۲	۱۲	ترمذی
۴	ظہر		۴	۴	۲	۲	۱۲	
۵	جمعہ		۴	۲	۴ | ۲	۲	۱۴	
۶	عصر	۴		۴			۸	
۷	مغرب			۳	۲	۲	۷	
۸	اوّابین	مغرب کی نماز کے بعد، سونے کا محل جنت میں ملے گا۔				۶ یا ۲۰	۲۰	(حدیث ترمذی)
۹	عشاء	۴		۴	۲ سنت ۳ وتر	۲ وتر سے پہلے ۲ وتر کے بعد	۱۷	
۱۰	تہجّد	رزق میں برکت، قبر میں نور اور دل منور ہوتا ہے				۲ یا ۴ یا ۶، ۸، ۱۲	۱۲	
۱۱	صلوٰۃ تسبیح	تمام گناہ معاف، دین و دنیا میں ہر قسم کی فراوانی				افضل وقت ظہر سے قبل	۴	

درود و سلام کا ہر وقت تمام ایام میں بکثرت پڑھنا رضائے الٰہی اور محبت و عشق محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی علامت ہے۔

درود و سلام کے لئے کوئی وقتِ زوال نہیں۔ نوٹ: طلوعِ آفتاب، زوال اور غروبِ آفتاب کے وقت سجدہ جائز نہیں۔

Marfat.com